Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۶۹۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — یوم منگل — قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۳ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۵ نبوت ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۵ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۵۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

فلو کی وجہ سے طبیعت تاحال ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل و کرم سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نورِ رسالت کے ساتھ جب وحیِ الٰہی کا نور شامل ہُوا تو آپ کا وجود مجمع الانوار بن گیا

ہر رُوح کے لئے ایک نقطہ ہے جس سے آگے وہ نہیں جا سکتی رسُول کریمؐ کا نقطۂ نفسی عرشِ الٰہی تھا

"خُلق کے لفظ سے جو کسی مذمت کی قید کے بغیر بولا جائے ہمیشہ اخلاقِ فاضلہ مراد ہوتے ہیں اور وہ اخلاقِ فاضلہ جو حقیقتِ انسانیہ ہے تمام وہ خواص اندرونی ہیں جو نفسِ ناطقہ انسان میں پائے جاتے ہیں (جیسے عقل ذکا سرعت فہم صفائی ذہن حسنِ تحفظ حسنِ تذکر عفت حیا صبر قناعت زہد۔ تورع جواں مردی۔ استقلال عدل امانت صدق لہجہ سخاوت فی محلہ۔ ایثار فی محلہ۔ کرم فی محلہ۔ مروت فی محلہ۔ شجاعت فی محلہ۔ علوہمت فی محلہ۔ حلم فی محلہ۔ تحمل فی محلہ۔ حمیت فی محلہ۔ تواضع فی محلہ۔ ادب فی محلہ۔ شفقت فی محلہ۔ رأفت فی محلہ۔ رحمت فی محلہ۔ خوفِ الٰہی۔ محبتِ الٰہیہ۔ انس باللہ۔ انقطاع الی اللہ وغیرہ وغیرہ) اور زیت الیسا صاف اور لطیف کہ بِن آگ ہی روشن ہونے پر آمادہ ہو (یعنی عقل اور جمیع اخلاقِ فاضلہ اس نبیٔ معصومؐ کے ایسے کمال موزونیت و لطافت و نورانیت پر واقعہ ہیں کہ الہام سے پہلے ہی خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے) نورٌ علیٰ نور۔ نور فائض ہُوا نور پر (یعنی جبکہ وجودِ مبارک حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے سو ان نوروں پر ایک اَور نورِ آسمانی جو وحیِ الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاءؐ کا مجمع الانوار بن گیا۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۱۸۱ تا صفحہ ۱۸۵ حاشیہ ۱۱)

"معراج انقطاع تام تھا اور سِر اس میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقطۂ نفسی کو ظاہر کیا جاوے۔ آسمان پر ہر ایک رُوح کے لئے ایک نقطہ ہوتا ہے اس سے آگے وہ نہیں جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقطۂ نفسی عرش تھا اور رفیقِ اعلیٰ کے معنے بھی خدا ہی کے ہیں پس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اَور کوئی معزز و مکرم نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۶)

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہُوا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے بجز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی اُمت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷-۲۸)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بروز پیر۔ منگل۔ بدھ) بمقام ربوہ منعقد ہوگا احباب کرام اس للّٰہی اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس مقدس اجتماع کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالتِ طبع کی وجہ سے اس دفعہ جمعرات (۱۷ نومبر ۱۹۷۷ء) کو حضور سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپکی نسلوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے عظیم قربانیاں دی ہیں

خدا چاہتا ہے کہ آنحضرتؐ کی عظمت اور توحید باری کے قیام کیلئے اُمّت محمدیہ نسلاً بعد نسلٍ اُن سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرے

ہمارے اندر یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ ہماری کوئی نسل اسلامی تعلیمات اور مقصد بعثت نبویؐ کو فراموش کرکے خدا کے پیار سے محروم نہ ہو جائے

اب آخری فتح اسلام کی مقدر ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس فتح کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دیتے چلے جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ر فتح ۱۳۵۴ھش مطابق ۱۴ر دسمبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات مع ترجمہ تلاوت فرمائیں:-

" فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝" (۳۷: ۱۰۲ تا ۱۰۹)

ترجمہ:- تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی، پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اُس نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے (اس وقت بیٹے نے) کہا اے میرے باپ! جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور اس (یعنی باپ) نے اُس (یعنی رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے) کو ماتھے کے بل گرا لیا اور ہم نے اُس (یعنی ابراہیم) کو پکار کر کہا اے ابراہیم! تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک کھلی آزمائش اور امتحان تھا اور ہم نے اس (یعنی اسمٰعیل) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔

" وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(۲: ۱۲۶ - ۱۳۰)

ترجمہ:- اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (یعنی کعبہ) کو لوگوں کے لئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن (کا مقام) بنایا تھا اور (حکم دیا تھا کہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک (اور صاف) رکھو اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس (جگہ) کو ایک پُرامن شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں انہیں (ہر قسم کے) پھل عطا فرما (اس پر اللہ نے) فرمایا اور جو شخص کفر کرے اُسے (بھی) میں (اس دنیوی زندگی میں) تھوڑی مدت تک فائدہ پہنچاؤں گا پھر اُسے مجبور کر کے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤں گا۔ اور (یہ) بہت بُرا انجام ہے۔

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اُٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیل بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما۔ تو ہی بہت سُننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

اے ہمارے رب اور (ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بندہ) بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار جماعت (بنا) اور ہمیں ہمارے (مناسب حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف (اپنے) فضل کے ساتھ توجہ فرما یقیناً تُو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توبہ کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! (ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تُو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تُو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ قف فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ (۹: ۱۷ تا ۲۲)

ترجمہ:- (ایسے) مشرکوں کو (کوئی) حق نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جب کہ وہ اپنی جانوں پر (شرک اور فسق کی وجہ سے) کفر کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال اکارت چلے گئے اور وہ آگ میں ایک لمبے عرصہ تک رہتے چلے جائیں گے۔

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور خانہ کعبہ کو آباد رکھنے (کے کام) کو اس شخص (کے کام) کی طرح سمجھ لیا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا یہ (دونوں گروہ) اللہ کے نزدیک (ہرگز) برابر نہیں۔ اللہ ظالم قوم کو ہرگز کامیابی کی طرف نہیں لے جاتا۔

(وہ لوگ) جو (کہ) ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور (پھر) اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں (کے ذریعہ سے بھی) اور جانوں کے ذریعہ سے (بھی) جہاد کیا اللہ کے نزدیک درجہ میں بہت بلند ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اُن کا رب ان کو اپنی عظیم الشان رحمت کی خبر دیتا ہے اور (اپنی) رضامندی اور ایسی جنتوں کی بھی جن میں اُن کے لئے دائمی نعمت ہوگی (وہ) ان میں بستے چلے جائیں گے (یاد رکھو کہ) اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔"

اور پھر فرمایا:-

"حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں چنانچہ اس خیال سے کہ اللہ کی راہ میں جان دینے کے بارہ میں گریز نہ سمجھا جائے انہوں نے پہلے تو اپنے بیٹے سے یہ پوچھا کہ تیری رائے کیا ہے کیونکہ نیک اعمال دوسروں پر ٹھونسے نہیں جاتے۔ جب

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

بھی خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے راضی ہو گئے تو انہوں نے اپنے بیٹے کو لٹایا اور اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے تب خدا نے فرمایا کہ جس قسم کی قربانیوں کے لئے میں تمہارا امتحان لینا چاہتا تھا اس کے لئے میں نے تمہیں تیار پایا اور مستعد دیکھا۔ میں تم سے یہ قربانی نہیں مانگتا کہ تم اپنے بیٹے کی جان دے دو۔ جان کی بجائے میں اپنی راہ میں تمہاری زندگی کا ہر سانس مانگتا ہوں۔ تم اسمٰعیلؑ کو ایک بے آب و گیاہ ریتلے میدان میں چھوڑ آؤ اور پھر دیکھو میری قدرت دنیا کو کیا نظارہ دکھاتی ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے، صرف اس عزم پر قائم رہتے ہوئے کہ جتنی بھی زندگی ہے اس کا ہر سانس خدا تعالیٰ پر قربان ہو گا، وہاں چھوڑ آئے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وہاں رہنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھری حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر ڈالتی تو وہ جو زندگی کا ہر سانس عملاً خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار تھا دنیا اُس کی اس

عظیم قربانی کا نظارہ

نہ دیکھتی جس نے بنی نوع انسان کے لئے ایک اُسوہ بننا تھا۔ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اُس وقت ذبح کر دیا جاتا تو یہ مطالبہ جو تھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں قربان کرنے والی ہوں، اس کا موقع ہی نہ ملتا۔ نہ نسل پیدا ہوتی اور نہ اُن کی قربانی کا کوئی سوال پیدا ہوتا اس واسطے خدا تعالیٰ نے ایک ذبح عظیم کے لئے اس چھوٹی سی قربانی کو ترک کروایا اور ایک ریتلے میدان میں جس میں نہ پانی تھا اور نہ کھانے کی کوئی اور چیز تھی وہاں اُن کو اپنی والدہ کے ساتھ چھوڑ دیا گیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت نے وہاں پانی کے سامان بھی پیدا کر دیئے اور کھانے کے سامان بھی پیدا کر دیئے محض کھانے پینے کے سامان ہی پیدا نہیں کئے بلکہ دنیا جہان کی نعمتیں اُن کے لئے مہیا کر دیں۔ دنیا جہان کے دلوں کی محبت کا اُسے مرکز بنا دیا اور صرف اس دنیا کے ثمرات ہی نہیں بلکہ اُن کو وہ روحانی ثمرات بھی مہیا کئے گئے جن کا مادی دنیا سے کوئی تعلق نہیں اور اس طرح حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہم السلام دنیا کے لئے ایک عظیم اُسوہ بنے۔ اُن کا زمانہ اگرچہ ایک محدود زمانہ تھا کیونکہ وہ جس کا زمانہ رہتی دنیا تک ممتد تھا وہ ابھی آنے والا تھا لیکن انہوں نے اپنی نسلوں کو ایک زمانے تک سنبھالا اور ایک لمبا عرصہ ان نسلوں نے خدا کی راہ میں قربانیاں دیں۔ جان کی قربانی نہیں بلکہ زندگی کی قربانی دی۔ میں پہلے بھی ان دو چیزوں میں فرق کر کے جماعت کے سامنے اس مسئلہ کو رکھتا چلا آیا ہوں۔ ایک ہے جان قربان کر دینا جس کے صلے میں شہادت کا انعام ہے اور ایک ہے اپنی زندگی قربان کر دینا یعنی زندگی کا ہر سانس خدا کی راہ میں قربان کر دینا اور اس کے صلہ میں

اجرِ عظیم کا وعدہ

ہے گویا شہادت کی نسبت زندگی کی قربانی کا بہت زیادہ اثر ہے۔

بہرحال دعائیں ہو رہی ہیں۔ خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر ہوئی۔ ایک مرکز کا قیام ہوا۔ اس مرکز کے انتظام کے لئے ایک نسل پیدا کر دی گئی اور پھر ایک کے بعد دوسری نسل نے اس کا انتظام سنبھالا۔ وہ جو اکیلے تھے (یعنی اسمٰعیلؑ) اور اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدہ) ان کی نسل میں سے ایک خاندان کے سپرد پانی کا انتظام اور ایک کے ذمہ صفائی کا انتظام وغیرہ وغیرہ۔ گویا یہ انتظام مختلف شعبوں میں بٹ گیا۔ ہر ایک نے اپنے زمانہ کے حالات اور دواعی کے مطابق اپنا کام سنبھالا۔ یہ سب کچھ اسلئے ہو رہا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان میں پیدا ہونا تھا اور اس تیاری کے لئے ایک عظیم قربانی لی گئی تھی کیونکہ جو آنے والا تھا اس کے استقبال کے لئے اور اسکی عظمت کے پیشِ نظر اس عظیم قربانی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ وہ لوگ جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل کے جذبات کی وجہ سے یہ کہا تھا کہ اے خدا! ان میں سے وہ لوگ جو ایمان پر قائم رہیں تو اپنی رحمتوں کے ثمرات اُن کے لئے میسّر کرنا اور خدا تعالیٰ نے جواب میں کہا تھا کہ نہیں جو ایمان پر قائم نہیں رہیں گے اُن کے لئے بھی میں دُنیوی انعامات اور دُنیا کی رحمتیں مہیا کروں گا۔ پس ان نسلوں کی، ان قربانی دینے والی نسلوں کی، ان فدائی نسلوں کی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے استقبال کی تیاری

کے لئے ہر چیز کی قربانی دینے کے جو ثمرات تھے اس میں ان کو بھی شامل کیا گیا حالانکہ وہ راہِ راست سے بھٹک چکے تھے لیکن پھر وہی لوگ اور وہی نسل جن کے آباؤ اجداد نے اتنی عظیم قربانیاں دی تھیں ان کو خدا تعالیٰ کی یہ سرزنش بھی سننی پڑی۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ کیا تم نے ان ظاہری چیزوں کو سب کچھ سمجھ لیا ہے تمہیں خدمت کے لئے مامور کیا گیا تھا اور تم نے اس عظیم ہستی کے خلاف فتویٰ دیدیا جس کے لئے یہ ساری تیاری ہو رہی تھی۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ہوئی تو اُن کو مسلمان سمجھنے سے انکار کر دیا اور صابی صابی کہنے لگ گئے۔ غرض کتنی زجر ہے اس آیت میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

پھر حالات بدلے اور وہ جو دنیا کا نجات دہندہ تھا اور وہ جو دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا اس کی اُمت بن گئی۔ پھر خدا نے کہا جو قربانی حضرت ابراہیمؑ کی نسلوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے استقبال کے لئے دی تھی اس سے زیادہ قربانی ہم نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت

کے قیام اور دُنیا کے دلوں میں توحید کو گاڑنے کیلئے اُمّتِ محمدیہ سے لینی ہے۔ صرف ایک نسل نے یہ قربانی نہیں دینی بلکہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل نے اور ایک محدود زمانہ تک نہیں بلکہ رہتی دنیا یعنی قیامت تک قربانیاں دیتے چلے جانا ہے۔ قیامت تک کا میں اسلئے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کیلئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے ہیں۔

یہ جو میں نے بڑے مختصر الفاظ میں ایک چھوٹی سی تصویر کھینچی ہے اسکے دو رنگ ظاہر ہوتے ہیں۔ انتہائی قربانیوں کا ایک رنگ ہے اور اس کی قبولیت کے نقش ہیں۔ ان کے اُوپر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی جو بارشیں ہوتی ہیں وہ ہمیں تاریخ بتاتی ہے اور پھر دوسرے وقت میں اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے جن لوگوں کے آباؤ اجداد نے سینکڑوں سال خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک لبیک اللّٰھم لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں قربانیاں دی تھیں اُن کی اولاد خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے آستانہ سے دھتکاری جاتی ہے اور اس وقت دھتکاری جاتی ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوعِ انسانی کے لئے انتہائی انعام مقدّر ہو چکا تھا۔ اس میں چونکہ جماعتِ احمدیہ کے لئے سبق ہے اس لئے میں نے یہ مختصر مضمون بیان کیا ہے۔

غرض یہ میری نسل کا سوال نہیں اور نہ میری ذات کا سوال ہے، نہ آپ کی نسل کا سوال ہے اور نہ آپ کی ذات کا سوال ہے۔ چونکہ اب آخری فتح اسلام کی مقدر ہے اسلئے

نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دینے کا سوال ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے، پہلے نوشتوں میں بھی اور قرآن کریم کی آیات سے بھی یہ استدلال ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی آیات کی جو تفسیر بیان فرمائی اس سے بھی یہ پتہ لگتا ہے کہ

اسلام کا عالمگیر غلبہ

جو قیامت تک قائم رہنے والا ہے یعنی اس آخری ہلاکت تک جس کے متعلق نوشتے بتاتے ہیں کہ وہ ہلاکت یا قیامت اُسوقت آئیگی جب انسانوں کی اکثریت خراب ہو جائیگی اور پھر مکمل تباہی آجائیگی تو پھر کوئی نیا دَور شروع ہو گا جس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہمیں اسکے متعلق کچھ سوچنے یا کہنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپؐ کی بعثت کا جو مقصد ہے وہ غالب آئے گا اور نوعِ انسانی آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی اور اس مقام کو حاصل کرنے اور اس پر قائم رہنے کے لئے کوشاں رہیگی تاکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی بعد کی اولاد کی طرح ایک وقت میں پھر یہ نہ سننا پڑے کہ تم نے اسلام کے ظاہر کو سب کچھ سمجھ لیا اور اس کی روح تمہارے جسموں سے نکل گئی اور اسکے روحانی جذبات تمہاری رُوحوں سے غائب ہو گئے اور انہیں یہ خبر نہ سننی پڑے۔

"اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ"

پس ہمارا یہ فرض ہے اور ہمارے اندر یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ ہماری کوئی نسل خدا تعالیٰ کی زبان سے یہ الفاظ نہ سُنے کہ تم نے اس چیز کو تو چھوڑ دیا جو اسلام پیش کرتا ہے، تم نے اس حقیقت کو تو فراموش کر دیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لیکر آئے تھے اور ظاہر پر جا ٹھہرا اور اسی پر خوش ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اس سے دُوری حاصل کر کے دُنیا کے آرام کی خاطر اور دُنیا کے مال و دولت اور سونے چاندی کے انبار کے اندر تمہاری توجہ بھٹک گئی اور وہ جو ایک کُل تھا جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا تھا اور جس کے پیار کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا تھا اور جس کے پورے اور کامل اور اعلیٰ اور نہایت حسین پیار کا وعدہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں دیا تھا اسے تم نے بھلا دیا۔ خدا کرے کہ ایسا وقت کبھی جماعت پر نہ آئے۔

انہی آیات سے جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے یہ پتہ لگتا ہے اور قرآن کریم اس سے بھرا پڑا ہے اور مَیں نے کئی دفعہ یہ کہا ہے اور یہ کہتے ہوئے کبھی تھکوں گا نہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے اسے دُنیا کی کسی اَور چیز کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔

پس جماعت احمدیہ کی ہر نسل کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ رہتی دنیا تک ہماری کوئی نسل خدا کے پیار سے محروم نہیں ہوگی۔ چونکہ ہماری نسلوں میں دوسری نسلیں بھی شامل ہو کر سب کی متحدہ کوشش سے اسلام نے دنیا میں غالب آجانا ہے اسلئے سارے نوعِ انسانی کی ہر نسل اپنے اس مقام سے بھٹکے گی نہیں اور خدا تعالیٰ کے پیار کو کبھی کھوئے گی نہیں اور خدا نہ کرے کبھی اس کے اُوپر خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کے جلوے ظاہر ہوں بلکہ وہ ہمیشہ خدا کی رحمت، اس کی برکت اور پیار اور رضا کے جلوے دیکھنے والے ہوں۔ غرض یہ

ایک بہت بڑی ذمّہ داری

ہے اور اس کی طرف ہمیں ہر وقت چوکس رہ کر متوجّہ رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ ثانیہ اور اجتماعی دعا کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے یہ عید مبارک کرے اور ساری دنیا میں بسنے والے انسانوں کے لئے اس عید میں برکتوں کے سامان رکھ دے۔

(الفضل ۱۰ر مارچ ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ کے ضروری مسائل

دار الافتاء ربوہ

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عید الفطر ہے جو رمضان المبارک کے گزرنے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذوالحجہ کو آتی ہے اس کا نام "عید الاضحیہ" یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ یہ بڑی عید کے نام سے مشہور ہے۔ اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔ قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی زیادہ اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کے لئے تیاری کی جاتی ہے۔ اس دن غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے۔ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے حسبِ توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عید الاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آجانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز پڑھی جا سکے تو عید الاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اسی وقت میں یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ بلکہ عید گاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی۔ گو وہ نماز میں شامل نہ ہوں گی لیکن خطبہ سننے اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے اکیلے پڑھنا جائز نہیں اور نہ ہی ایک عید گاہ میں دوسری بار جائز ہے۔ ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہوگی۔ جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے اس کی نماز عید ہو جائے گی امام کے سلام کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی۔ اس کے پڑھنے کا یہ طریق ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں۔ امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا اور مقتدی آہستہ۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں گے۔ ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قراءت شروع کرے۔ پھر دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی

اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں۔

نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں تب بھی جائز ہے۔

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔ خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔ غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا تہوار اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں گے اور دوسرے راستہ سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

"زینوا اعیادکم بالتکبیر"

کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو۔

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :-

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد

یہ تکبیریں نویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر تیرھویں ذی الحجہ کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں۔ عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیر کہی جائے اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات میں بھی تکبیر تحمید کرتے رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔ جیسا کہ اس عید کے نام سے ظاہر ہے۔ یہ قربانیوں کی عید ہے اس موقعہ پر قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور دے۔ قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو تو حرج نہیں اسی طرح کان کٹا نہ ہو۔ لیکن اگر اوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو۔ جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کر دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے چھترے کی عمر ایک سال اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں۔ دبلے اور لاغر نہ ہوں۔ گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے۔ گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص غرباء کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے

جس شخص نے قربانی دینی ہو اسے چاہیئے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل یہی تھا۔

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیئے اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کچھ اور بزرگوں کا خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی مشکل درپیش ہو اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذوالحجہ کے سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروائے تب بھی قربانی ہو جاتی ہے تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں خود کھائیں۔ دوسروں کو دیں اور غریبوں میں تقسیم کریں۔ اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ بہتر ہے کہ ایک حصہ غرباء میں تقسیم کریں۔ ایک اپنے لئے رکھیں اور ایک حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوا دیں۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی۔ یہ رقم مرکز میں ارسال کر دینی چاہیئے۔

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم محمد عبد اللہ صاحب ولد علی محمد صاحب آف پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ جو ایک عرصہ سے اپنے بیٹے فضل احمد صاحب تاجر کرونڈی ضلع خیر پور کے پاس مقیم تھے۔ ۱۲؍ نومبر کو بوقت پانچ بجے صبح بعمر تقریباً ۷۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کچھ عرصہ سے جاڑہ بخار وغیرہ بیمار چلے آرہے تھے اور زیر علاج تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جناتِ نعیم میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(شریف احمد ڈیرہ ہو) باندھی سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا کی ایک

مخلص احمدی خاتون کا تذکرہ

مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا

چند ماہ کا عرصہ گزرا کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ایک مخلص نوجوان مکرم SIS SUSENO صاحب کی مخلص اہلیہ مکرمہ HAYATI SIS عین جوانی کے عالم میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

اُن کے خاوند مکرم SIS SUSENO نے آج سے قریباً بیس سال قبل عنفوانِ شباب میں بیعت کی تھی اور یہ خاندان کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ مرحومہ کے بھائی مکرم ابراہیم جایا پراویرا صاحب بھی اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ مکرم SIS SUSENO صاحب کی HAYATI SIS صاحبہ کے ساتھ شادی کو بھی عرصہ دس بارہ سال ہی گزرا ہے

۱۹۶۸ء میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنے دورہ انڈونیشیا کے زمانہ میں دوسرے امور کے علاوہ تفسیر کمیٹی کی بھی تشکیل دی جس کے ممبران مندرجہ ذیل تھے:۔

(۱) مکرم جناب مولانا عبدالواحد صاحب مولوی فاضل سماٹری مبلغ سلسلہ

(۲) مکرم جناب شکری برماوی صاحب ریٹائرڈ پرنسپل ٹریننگ کالج برائے اساتذہ (۳) مکرم شاہ ون احمد انور صاحب مبلغ

(۴) خاکسار۔ عبدالحی۔

مکرم جناب صاحبزادہ صاحب نے مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب کی تجویز پر خاکسار کو تفسیر کمیٹی کا صدر مقرر فرمایا۔

جب دس سیپاروں کے متن اور تفسیر کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کا مسودہ تیار ہو گیا تو ہم نے جماعت کے سرکردہ احباب کے مشورہ سے طباعت کا کام مکرم SIS SUSENO صاحب کے سپرد کیا۔ ان کے والد صاحب مکرم الحاج چکرا آتمی سوریا صاحب کا بوگور میں اپنا ذاتی چھاپہ خانہ تھا۔ گو وہ اس وقت تک احمدی نہ ہوئے تھے لیکن احباب جماعت اور خصوصاً مبلغین سے ان کے اچھے مراسم تھے اس لئے انہوں نے اپنے لڑکے مکرم SIS SUSENO صاحب کو اپنے مطبع میں ترجمہ و تفسیر کی طباعت کی اجازت دے دی۔ بعد میں خاکسار کو عموماً اور تفسیر کمیٹی کے دوسرے ممبران کو وقتاً فوقتاً بوگور میں پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں رہائش اختیار کرنا پڑی۔ اس وقت یہ مراسم اور بھی زیادہ وسیع ہو گئے اور کچھ عرصہ کے بعد مکرم چکرا آتمی سوریا صاحب۔ ان کی اہلیہ اور ان کے بعض اور اقارب نے بھی بیعت کر لی۔ اسی دوران خاکسار نے مشاہدہ کیا کہ بیگم SIS HAYATI صاحبہ بڑے ہی اخلاص اور تن دہی کے ساتھ اس مقدس کام میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔ وہ نہ صرف مہمانوں ہی کی خدمت بجا لاتیں اور اپنے گھر کے دیگر کاموں کا انصرام کرتیں بلکہ بقیہ اوقات میں تفسیر کے سلسلہ میں بعض کاموں کی خود نگرانی کرتیں اور بعض دفعہ اپنے بچوں کی جائز ضروریات پوری کرنے کیلئے بھی وقت نہ نکال سکتیں۔ وہ دن رات ایک کر کے اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی ساری قوتوں کو خرچ کرتی رہیں۔

گو زندگی اور موت تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن ظاہری لحاظ سے ان کی عین جوانی میں موت کا ایک سبب ان کی تفسیر کے کام کے لئے ان تھک محنت بھی ہے انہیں زندگی کے آخری چند سالوں میں گویا ان کا ہر لمحہ شہادت کا تھا۔ جب بھی ان کی شدید محنت کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو دل سے بے اختیار ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ جماعت انڈونیشیا کی متعدد خواتین نے سلسلہ کے لئے قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں جو ان تھک کام اور جس قدر خاموشی سے بیگم حیاتی سس نے مشکلات کے ہجوم میں کیا ہے۔ اس کی مثال ملنی مشکل ہے

احباب کی خدمت میں مرحومہ کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں اور سب لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے لئے فضل و رحمت کے دروازے ہمیشہ وا رکھے۔
آمین۔

صنعتی نمائش

برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

۱۹۷۶ء۔ ۱۹۷۷ء کے لائحہ عمل میں صنعتی نمائش برموقعہ جلسہ سالانہ کی بابت ہدایات شائع ہو چکی ہیں۔ آج کل لجنات نمائش کی تیاری کر رہی ہوں گی۔ اس لئے نمائشی مقابلہ کی سکیم کی مقرر کردہ اشیاء کی فہرست بذریعہ الفضل دوبارہ شائع کی جا رہی ہے تاکہ لجنات کو سہولت رہے

(۱) مشین کڑھائی
(۲) ہاتھ سے کڑھائی ۔ کشن دو عدد
(۳) مشینی کٹ ورک ۔ چیر بیک
(۴) ہاتھ سے کٹ ورک ۔ سنگھار میز کے کپڑے
(۵) کراس سٹیچ دو سوتی ۔ ٹرالی سیٹ
(۶) کروشیا دھاگہ سے ۔ سنٹر پیس
(۷) " اون سے ۔ زنانہ کوٹی
(۸) اونی کام مشین سے ۔ چھ ماہ سے ایک سال تک بچے کا سوٹ خواہ نیکر کا ہو یا LEGGINNGS کا
(۹) اونی کام ہاتھ سے ۔ بچی کی فراک
(۱۰) ہاتھ سے بنی ہوئی فینسی چیز ۔ برائے سجاوٹ
(۱۱) ایپلیک ورک ۔ ٹی کوزی
(۱۲) شیڈو ورک ۔ قمیص زنانہ (ان سلی)
(۱۳) ہاتھ کی کڑھائی ۔ پلنگ پوش یا دستر خوان کا سیٹ
(۱۴) تلے سلمے یا گوٹے کی کوئی چیز
(۱۵) سلائی فراک ۔ جانگیہ ٹوپی۔ ایک سے چار سال تک کے بچے کا
(۱۶) تارکشی ۔ غلاف تکیہ جوڑی
(۱۷) پینٹنگ ۔ اول کے لئے سنہری دوم کے لئے پھول
(۱۸) دیہاتی مصنوعات ۔ چھابے ٹوکریاں وغیرہ

نوٹ: لجنات لائحہ عمل میں درج شدہ ہدایات کے مطابق نمائش کی تیاری کریں سب لجنات کو لائحہ عمل بھجوا دیا گیا ہے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار کی توجہ کے لئے ایک مقدس دعوت

"اے مردو اور عورتو تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین اور آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن، اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلعم کے لئے قربان کر دو"

یہ مقدس دعوت سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہے اور انصار اللہ بھائیوں کو اپنے آپ کو اس کا اولین مخاطب سمجھنا چاہیئے۔

نئے سال کے وعدہ جات کی فراہمی میں انصار بھائی جس قدر ہاتھ بٹائیں گے۔ اسی قدر بہتر اور بابرکت نتائج پیدا ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت ہے

اگر کوئی احمدی دوست جو بی فارمیسی یا ایم فارمیسی ہوں اور آج کل فارغ ہوں تو خط و کتابت نظارت تعلیم کو اطلاع دیں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا کورس بیس روپے — اٹھرا کے علاج کے لئے — نورِ نظر کورس پینتیس ۳۵ روپے — اولادِ نرینہ کے لئے — خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ۔ فون ۵۳۶

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی عزیزی نسیم اختر اہلیہ شیخ اقبال جان فروٹ مرچنٹ کوئٹہ بیں عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر فیض۔ بلال اسٹیشنرز ربوہ)

۲۔ ہم دو بہنیں خدا کے فضل سے احمدی ہیں جبکہ ہمارے والدین احمدی نہیں ہیں۔ ہمیں بہت سی پریشانیاں اور مشکلات درپیش ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو دور کرے اور ہمیں استقامت عطا کرکے خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

(زاہدہ جماعت دہم و شاہدہ جماعت نہم)

۳۔ میری چھوٹی ہمشیرہ رشیدہ بیگم جسونت بلڈنگ لاہور تقریباً ایک ہفتہ سے جوڑوں کے درد اور شوگر کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شوکت حسین شاد۔ میرپور خاص۔ سندھ)

۴۔ میرے والد مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازیخاں کو دورانِ سفر شدید چوٹیں آئی ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الرحمن رشید بی اے سٹیٹ لائف دی مال لاہور)

۵۔ خاکسارہ عرصہ تین چار ماہ سے خرابی جگر اور تلی بیمار ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (احمد بی بی مددگار کارکن گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

۶۔ میری نانی صاحبہ کی طبیعت بہت خراب ہے اور وہ دو تین دن بے ہوش رہی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری نانی صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(چوہدری عرفان احمد ورائچ)

۷۔ میری اہلیہ محترمہ کا جام شورو ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے نیز خاکسار آجکل ذہنی طور پر بہت پریشان ہے ہم دونوں کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (محمد شفیق حیدر آباد)

۸۔ محترم چوہدری نعمان افضل صاحب آف واپڈا کا پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز جاوید احمد جاوید متعلم جامعہ احمدیہ کا گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ ہر دو کے لئے کامل صحت یابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت اللہ ناصر چٹھہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۹۔ خاکسار بیرونِ ملک جا رہا ہے۔ بہتر روزگار اور خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد بشیر جلال پور جٹاں ضلع گجرات)

۱۰۔ محترم مرزا عبداللطیف صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع گجرات مجالس کا دورہ کرتے ہوئے سکوٹر سے گر گئے ہیں۔ پاؤں پر شدید زخم آئے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا خلیل احمد قمر دارالنصر غربی ربوہ)

ماہنامہ
مصباح

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتینِ جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز...... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھائیے۔ قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔ (مدیرہ)

الفضل

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے!

(مینجر الفضل ربوہ)

ماہنامہ
خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی خالد کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینجر ماہنامہ خالد ربوہ)

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!
مطب

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ قیمت ۵/- روپے

(مینجنگ ایڈیٹر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور ۹
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری ریٹا ٹاؤن ۴۰۸۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

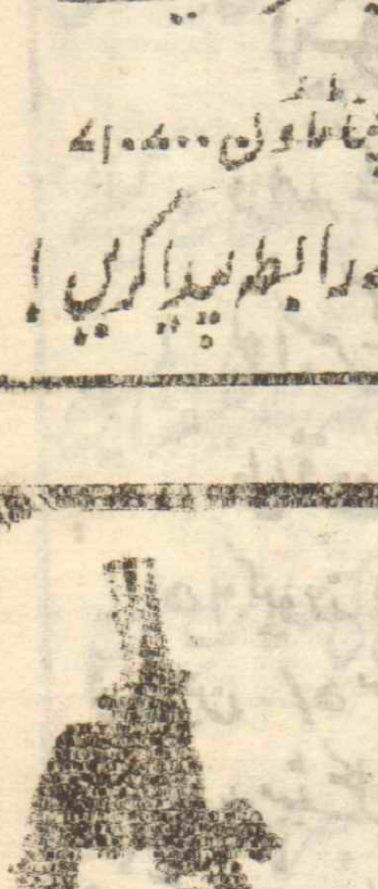

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۲۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

آپ کی اپنی

ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان اور مڈل ایسٹ کیلئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★

فون:۔ ۶۸۸۰۵

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ میں

ایک کوٹھی جس میں دو کمرے ۱۰×۱۰۔ ۱۰×۸۔ برآمدہ۔ لیٹرین فلش۔ غسل خانہ۔ واٹر ورکس ٹیپ۔ ہینڈ پمپ۔ ٹینکی و بجلی (جدید پختہ عمارت)۔ دو طرف سڑک ایک طرف گلی۔ مناسب قیمت پر قابل فروخت ہے۔

نیز ربوہ و مضافات ربوہ میں زرعی زمین۔ وسکنی مکانات و پلاٹس کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں۔

فون دفتر = ۵۰۸

فون رہائش = ۴۰۵

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار قبل نمازِ ظہر خاکسار نے مکرم معین الدین صاحب ابن مکرم سیٹھ حمید الدین صاحب آف کھونڈی کا نکاح بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرمہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ باندھی کے ہمراہ پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور موجب ثمراتِ حسنہ کرے (آمین)

عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ

کھونڈی ضلع خیرپور

مسائلِ نماز

سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ بیشتر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل۔ ترتیب و تدوین عمارہ۔ تحت اللفظ سلیس ترجمہ فلسفہ نماز کا نیا انداز اور قرآن مجید کی بعض آیات پر ضروری دعائیہ جواب درج ہیں۔

نیز یسرنا القرآن لکھنے سیکھنے کیلئے پانچ پارے (جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے) بھی مل سکتے ہیں ——

معذرت کے ساتھ ۲۵ عدد کے خریدار کو ۲۰٪ کمیشن ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ فیض عام ربوہ

ہمدردِ نسواں (محبوب اٹھرا)

اٹھرا کے علاج کے لئے

قیمت مکمل کورس -/۲۸ روپے

دوائی فضلِ الٰہی

اولادِ نرینہ کے لئے مفید و مجرب نسخہ

مکمل کورس -/۳۰ روپے

زدجام عشق

قوت اعصاب پٹھوں کی طاقت کیلئے بہت مفید ہے

قیمت مکمل کورس -/۵۰ روپے

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ

ربوہ

ضرورت ہے

ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر کی جو فضل عمر الیکٹرو ایکسرے کلینک و کلینیکل لیبارٹری میں بطور مددگار کام کر سکے۔ اپنی قابلیت، تجربہ اور قابلِ قبول معاوضہ کی تفصیلات پتہ ذیل پر روانہ کریں:۔

ڈاکٹر اے۔ آر صدیقی

پوسٹ بکس نمبر ۲

ڈھلن آباد۔ میرپور خاص (سندھ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروز پور روڈ —— بالمقابل تھانہ اچھرہ —— لاہور

فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

کیورز۔ CURES کا نسخہ نامہ

دمہ کیلئے ASTHMA CURE

بواسیر کیلئے PILES CURE

طاقت کیلئے IMPOTENCY CURE

۶۵ کیورز (CURES) میں سے ہر ایک کی قیمت فی کورس -/۱۵ فی درجن -/۱۳۵ فی گروس -/۱۵۱۲ روپے ہے۔

جدید میڈیکل سائنس کیور ٹیو سسٹم کی مکمل فہرست ادویہ قریبی میڈیکل سٹور یا کیور ٹیو سنٹر سے مفت حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ

ڈسٹری بیوٹرز:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

شرح چندہ

روزنامہ الفضل ربوہ

سالانہ چندہ	۷۰/۰۰ روپے
ششماہی	۳۶/۰۰ ″
سہ ماہی	۱۹/۰۰ ″
خطبہ نمبر سالانہ	۲۰/۰۰ ″

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴